

جنگ بھڑکانے کے بارہ سال بعد: استعمار یمن کے عوام کا خون بہانا کب بند کرے گا؟

تحریر: انجینئر شفیق خامس - ولایہ یمن

(ترجمہ)

بدھ، 10 جون 2026 کو، یمن کے لیے اقوام متحدہ کے خصوصی ایلچی، ہانس گرنڈبرگ کے دفتر نے عمان میں ہونے والے ایک اجلاس کے حوالے سے ایک بیان جاری کیا۔ اس اجلاس میں ملٹری کوارڈینیشن کمیٹی کے نمائندوں نے شرکت کی، جس میں یمنی حکومت اور سعودی قیادت میں قائم اس اتحاد کی جوائنٹ فورسز کمانڈ شامل تھی جو یمن میں "قانونی حکومت" کی حمایت کر رہا ہے۔

کوارڈینیشن کمیٹی کے یہ اجلاس، جو وقتاً فوقتاً منعقد ہوتے ہیں، اتوار، 7 جون 2026 کو شروع ہوئے اور بدھ، 10 جون 2026 تک جاری رہے۔ ان میں شائع الزندان کی وزارت اور ریاض، جو یمن پر مسلط کردہ جنگ کا کمانڈر ہے، کے نمائندے شامل تھے۔ ریاض کا مقصد حوثیوں کو اقتدار سے بے دخل کرنا نہیں تھا، جیسا کہ اس نے دعویٰ کیا تھا، بلکہ اس کے بجائے جنوبی اور مشرقی علاقوں اور مغربی ساحل کے ساتھ ان کی مخالفت کرنے والی فوجی فارمیشنوں کو تباہ کر کے ان کی حکمرانی کو مستحکم کرنا تھا۔ یہ وہ قوتیں ہیں جو زیادہ تر برطانیہ کے زیر اثر متحدہ عرب امارات (UAE) سے وابستہ ہیں۔

یہ کمیٹی مئی 2022 میں اقوام متحدہ کی سرپرستی میں جنگ بندی کی نگرانی کرنے، حکومتی افواج اور حوثیوں کے درمیان صلح کو مستحکم کرنے اور تنازع کے خاتمے کے لیے سیاسی تصفیے کی کوششوں کو آگے بڑھانے کے لیے قائم کی گئی تھی۔ اس کمیٹی میں یمنی حکومت، حوثی گروپ، اور "قانونی حکومت" کی حمایت کرنے والے اتحاد کی کمانڈ کے فوجی نمائندے شامل ہیں۔ اپریل 2022 میں اقوام متحدہ کی ثالثی میں ہونے والی جنگ بندی کے اعلان کے بعد، یہ کمیٹی یمن کے مسلح تصادم کے دونوں فریقوں کی شرکت کے ساتھ، اقوام متحدہ کے خصوصی ایلچی کے دفتر کی نگرانی میں وقفے وقفے سے ملاقاتیں کرتی ہے۔ حوثی، جنہیں گرنڈبرگ نے 21 اپریل 2026 کو ریاض کے نمائندوں کے ساتھ اسی طرح کے ایک اجلاس کے لیے عمان میں جمع کیا تھا، خاموش رہے۔ انہوں نے بدھ، 10 جون 2026 کو گرنڈبرگ کی جانب سے جاری کردہ اس بیان کا کوئی جواب نہیں دیا جس میں انہوں نے تاریخ بتائے بغیر تینوں فریقوں کے اجلاس کی دعوت دی تھی۔

عمان کا یہ اجلاس پیر، 8 جون 2026 کو حوثیوں کی جانب سے مقبوضہ فلسطین کی طرف میزائلوں اور ڈرونز داغ جانے کے وقت کے ساتھ ہم آہنگ تھا۔ اس سے قبل، اتوار 29 مارچ 2026 کو، حوثیوں کے ترجمان یحییٰ سریع کی جانب سے گزشتہ روز ایران کی حمایت میں جنگ میں شامل ہونے کے اعلان کے بعد، گرنڈبرگ نے ایک بیان جاری کیا تھا جس میں کہا گیا تھا کہ اس تنازعے میں حوثیوں کی شمولیت یمن میں تنازع کے حل کو پیچیدہ بنا دے گی، اس کے معاشی اثرات کو گہرا کرے گی اور عام شہریوں کی تکالیف کو طول دے گی۔ عمان میں چار روزہ اجلاسوں کے دوران جن موضوعات پر بات چیت کی گئی ان میں جنگ بندی، بحری سلامتی اور کشیدگی کم کرنے کے اقدامات شامل تھے۔

اگرچہ اقوام متحدہ کے ایلچی پچھلے 12 سالوں سے حوثیوں کے سامنے بین الاقوامی قانونی حیثیت کی "گاجر" لٹکا رہے ہیں، جو کہ وہ مقام ہے جس کی یہ گروپ شدت سے تمنا رکھتا ہے، تاہم گرنڈبرگ نے اس بات پر زور دیا کہ ملٹری کوآرڈینیشن کمیٹی اور دیگر ذرائع سے سنجیدہ مکالمہ برقرار رکھنا یمن میں پائیدار امن کی جانب پیش رفت کے لیے ہماری وسیع تر کوششوں کو ٹھوس مدد فراہم کر سکتا ہے۔ یہ ملاقات عدن اور جنوبی صوبوں میں جاری تبدیلیوں کے دوران ہو رہی ہے، خاص طور پر مختلف پس منظر اور ساخت کی فوجی فارمیٹوں کو متحد کرنے کے لیے فوج کی تنظیم نو، اور "ہوم لینڈ شیلڈ فورسز" کے اقدام کے تحت فوجی اور سیکورٹی قیادت کی تبدیلی۔ ریاض اس اقدام کی قیادت کر رہا ہے، جس کی سربراہی اس کی وزارتِ دفاع کے مشیر فلاح الشہرانی کر رہے ہیں، تاکہ اپنے آفا امریکہ کی خدمت کی جا سکے اور الزاندانی حکومت کے زیر کنٹرول علاقوں میں برطانوی ایجنٹوں کا خاتمہ کیا جا سکے۔

یہ صورتحال قتل و غارت گری کی لہر کے دوبارہ سر اٹھانے کے ساتھ بھی مطابقت رکھتی ہے جو بدھ، 3 جون 2026 کی شام کو صوبہ حضرموت کے شہر سیئون میں انٹیلی جنس افسر کرنل لافی احمد سالم بن جعفر العمری کے قتل سے شروع ہوئی تھی۔ اس کے بعد جمعرات، 4 جون 2026 کو مکلا میں "آٹھ رکنی کونسل" کے رکن اور حضرموت کے گورنر سالم احمد الخنبشی کے ہیڈ کوارٹر پر نامعلوم سمت سے آنے والے تین ڈرونز کے ذریعے حملہ کیا گیا۔ اس کے بعد، ہفتہ، 6 جون 2026 کو صوبہ الحدیدہ کے علاقے الخوخہ میں فرسٹ ڈویژن کے کمانڈر بریگیڈیئر جنرل یحییٰ وحیش کو ان کے قافلے کو نشانہ بنانے والے ایک دھماکہ خیز آلے کے ذریعے شہید کر دیا گیا۔ اتوار، 7 جون 2026 کو مکلا کے سابق سیکورٹی چیف کے بیٹے محمد احمد الحمادی کو مکلا میں قتل کر دیا گیا، جس کے بعد پیر، 8 جون 2026 کو صوبہ ابیان کے علاقے مودیہ میں سیکورٹی افسر عدلی محروق کو قتل کیا گیا۔ قتل و غارت کا یہ سلسلہ جمعہ کے ایک دن کے وقفے کے ساتھ مسلسل پانچ دنوں تک جاری رہا۔

تشدد کی یہ لہر بدھ، 10 جون 2026 کو عدن میں جائنٹس بریگیڈز سے وابستہ السلبان کیمپ میں ہونے والے ایک دھماکے کے ساتھ جاری رہی، جس میں ابتدائی اعداد و شمار کے مطابق 12 افراد جاں بحق اور 9 دیگر زخمی ہوئے۔ یہ سب کچھ انتہائی ابتر اندرونی حالات کے درمیان ہو رہا ہے: صنعا اور عدن دونوں جگہوں پر سرکاری شعبے کی تنخواہوں کی معطلی، صنعا میں پٹرول میں ملاوٹ، عدن میں ڈیزل کی بڑھتی ہوئی قیمتیں اور بنیادی خدمات، جن میں سرفہرست بجلی ہے، کی بدترین صورتحال۔

یہ صورتحال عالم اسلام کے قلب میں فوجی تناؤ کے ساتھ ہم آہنگ ہے، جس کی وجہ 28 فروری 2026 سے ایران کے خلاف امریکہ کی قیادت میں فوجی کارروائی اور ناکہ بندی ہے، جسے اس کے مہرے، یہودی وجود کی حمایت حاصل ہے، اور اس کے ساتھ ساتھ آبنائے ہرمز کی بندش بھی ہے۔ اس کا بیان کردہ بہانہ ایران کو ایٹمی ہتھیاروں کے حصول سے روکنا ہے۔ یہ ایک ایسا منظرنامہ ہے جو افغانستان اور عراق پر امریکی قبضے کی یاد دلاتا ہے، جس کا جواز بڑے پیمانے پر تباہی پھیلانے والے ہتھیاروں کے قبضے کو روکنے کی ضرورت بتا کر دیا گیا تھا۔ دریں اثنا، اقوام متحدہ کے ایچی گرنڈبرگ حوثیوں پر دباؤ ڈال رہے ہیں کہ وہ مئی 2024 سے زیرِ حراست اقوام متحدہ اور دیگر مغربی تنظیموں کے 73 ملازمین کو رہا کریں، قطع نظر اس کے کہ وہ "جاسوس" کے لیبل سے واقف تھے یا نہیں، ان کی حراست کی حقیقت وہی رہتی ہے۔ انہوں نے ان کی مسلسل حراست کو اقوام متحدہ کے پروگراموں اور وابستہ تنظیموں کی جانب سے فراہم کی جانے والی امداد میں کمی سے جوڑ دیا ہے؛ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل انتونیو گوتیرس بھی اس دباؤ کی مہم میں شامل ہو گئے ہیں اور امداد میں کٹوتی کا ذمہ دار حوثیوں کو ٹھہرا رہے ہیں۔

یہ وہ طریقہ ہے جس کے ذریعے بین الاقوامی نظام عالمی معاملات کو چلاتا ہے: ان قوموں کے خلاف جنگ چھیڑنا جو رضاکارانہ طور پر اس کے منصوبوں کے ساتھ ہم آہنگ نہیں ہوتیں اور مسلط کردہ حل کے ذریعے لوگوں کو محکوم بنانا، یہ سب کچھ ان حکومتوں کی نگرانی میں ہوتا ہے جنہیں اس نے خود منتخب کیا اور کمزور پوزیشنوں پر بٹھایا، ایسی حکومتیں جنہوں نے اللہ (سبحانہ و تعالیٰ) اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے بیٹھ موڑ لی ہے۔ بین الاقوامی نظام اس گندی سیاسی کھیل کے پتے اپنے ہاتھوں میں رکھنے کا خواہشمند ہے۔ پھر بھی، یہ امداد بند کرنے کی دھمکی دے کر یا بھوک کا خوف دلا کر لوگوں کو مستقل طور پر محکوم اور ذلیل نہیں کر سکتا کہ اگر انہوں نے اس کی نافرمانی کی تو وہ بھوکے مر جائیں گے، جبکہ وہ اپنے خالق اور پیدا کرنے والے کی اطاعت کا انتخاب کر لیں، جس نے انسانی زندگی کے سکون کے لیے نظام مقرر کیا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ الْقُرَىٰ آمَنُوا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِم بَرَكَاتٍ مِّنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ﴾ "اور اگر بستیوں کے لوگ ایمان لاتے اور تقویٰ اختیار کرتے تو ہم ان پر آسمان اور زمین سے برکتیں کھول دیتے۔" [سورہ الاعراف: 96]

یہ صورتحال مسلمانوں کے پاس اس کے سوا کوئی چارہ نہیں چھوڑتی کہ وہ زمین پر دوسری خلافتِ راشدہ کے تحت اسلامی حکمرانی کے قیام کے مطالبے کے لیے اپنی آواز بلند کریں، خاص طور پر جب بین الاقوامی نظام اتنا مکروہ ہو چکا ہے کہ اس کی کرپشن کی بدبو پوری دنیا میں پھیل چکی ہے۔